13337 ـ عبادات میں زبان سے نیت کرنے کا حکم

سوال

کیا مسلمان عبادات کرتے وقت زبان سے نیت کرے مثلا میں وضوء کی نیت کرتا ہوں، اور میں نماز کی نیت کرتا ہوں اور میں روزے کی نیت کرتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

کیا نماز وغیرہ دوسری عبادات شروع کرنا زبان سے نیت کی محتاج ہیں، مثلا کوئی کہے: میں نے نماز کی نیت کی، اور میں نے روزے رکھنے کی نیت کی ؟

شیخ الاسلام کا جواب تھا:

طہارت یعنی غسل یا وضوء یا تیمم اور نماز روزہ اور زکاۃ اور کفارات وغیرہ دوسری عبادات میں بالاتفاق انسان زبان سے نیت کرنے کا محتاج نہیں، بلکہ نیت دل سے ہوتی ہے اس پر سب آئمہ کا اتفاق ہے، اس لیے اگر اس نے اپنی زبان سے دل کے مخالف الفاظ نکالے تو اعتبار دل کا ہو گا نہ کہ جو اس نے زبان سے الفاظ نکالے ہیں.

اس میں کسی نے بھی اختلاف نہیں کیا، لیکن متاخرین اصحاب شافعی رحمہ اللہ نے اس میں ایك وجہ سے اسے کو غلط قرار دیا ہے، علماء کرام کا اس میں تنازع ہے کہ آیا نیت کے الفاظ زبان سے ادا کرنے مستحب ہیں یا نہیں ؟

اس میں دو قول پائے جاتے ہیں:

پہلا قول:

اصحاب ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنے کو مستحب کہتے ہیں کیونکہ یہ زیادہ تاکیدی ہے.

دوسرا قول:

اصحاب مالك اور احمد وغيرہ کہتے ہیں زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنےمستحب نہیں؛ کیونکہ یہ بدعت ہے اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ثبوت نہیں ملتا، اور نہ ہی صحابہ کرام سے ایسا کرنا منقول ہے، اور نہ ہی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت میں سے کسی کو زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنے کا حکم دیا ہے، اور نہ کسی مسلمان کو اس کی تعلیم دی.

اگر یہ مشروع ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سستی نہ کرتے، اور نہ ہی صحابہ کرام اس میں اہمال سے کام لیتے، باوجود اس کے کہ امت کو اس کی ہر روز صبح و شام ضرورت تھی.

یہ دوسرا قول زیادہ صحیح ہے، بلکہ زبان سے نیت کی ادائیگی تو عقلی اور دینی دونوں طرح سے نقص معلوم ہوتا ہے دینی نقص اس لیے کہ یہ بدعت ہے، اور عقلی نقص اس طرح کہ یہ بالکل کھانے کھانے کی جگہ ہے جیسے کوئی کھانا چاہے تو کہے: میں برتن میں ہاتھ ڈالنے اور اس سے لقمہ لینے کی نیت کرتا ہوں اور وہ لقمہ اپنے منہ میں ڈال کر چباؤنگا، پھر اسے نگل لونگا تا کہ پیٹ بھر سکوں، اگر کوئی ایسا کرے تو یہ حماقت اور جہالت ہے.

اس لیے کہ نیت علم کے تابع ہے، لہذا جب بندے کو اپنے فعل کا علم ہو جائے تو ضرورتا اس نے نیت کر لی، اس لیے علم کی موجودگی میں نیت نہیں ہو سکتی، اور پھر علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ بلند آواز اور تکرار سے نیت کرنا مشروع نہیں ہے بلکہ جو ایسا کرنے کا عادی ہو اسے ادب سکھایا جائے اور ایسی سزا دی جائے جو عبادات میں بدعت کی ایجاد میں مانع ہو، اور بلند آواز کر کے لوگوں کو اذیت دینے سے باز رکھے.